Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۹ محرم ۱۳۹۵ھ ۔ یکم تبلیغ ۱۳۵۴ہش ۔ یکم فروری ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم تبلیغ ۔ جیسا کہ قبلِ ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اِن دنوں مسوڑھوں میں سوزش کی وجہ سے کسی قدر ناساز ہے۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ یکم تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

گلے میں بائیں طرف دو گلٹیاں پھر سے اُبھر آئی ہیں جن کی وجہ سے تکلیف ہے۔ پہلے ان کا اپریشن بھی ہو چکا ہے اور بجلی کے ذریعہ علاج بھی کروایا جا چکا ہے۔ اب پھر ڈاکٹری مشورہ سے علاج جاری ہے۔

احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمال کی توفیق رفتہ رفتہ ملتی ہے لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ ایمان قوی ہو

جس قدر ایمان قوی ہوتا ہے اُسی قدر اعمال میں بھی قوت آتی ہے قوی الایمان شہید کے حکم میں ہوتا ہے

"اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اُس کا نام شائع کیا جائے تو یقیناً سمجھو کہ وہ دُنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اِس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمتِ دین کیلئے کمربستہ ہوتا ہے اُس کو اِس بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ دُنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جاویں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے۔ ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا اس کا اثر ابد الآباد کے لئے ہوتا ہے۔ میرے بہت سے مخلص احباب ایسے ہیں جن کو تم میں سے شاید بہت ہی کم جانتے ہوں لیکن انہوں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔ مثلاً مَیں نظیر کے طور پر کہتا ہوں کہ میرزا یوسف بیگ صاحب میرے بہت ہی مخلص اور صادق دوست ہیں مَیں نے ان کا ذکر اس واسطے کیا ہے کہ اس طرح پر بھائیوں میں باہم تعارف بڑھتا ہے اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ میرزا صاحب اس وقت سے میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جبکہ مَیں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ ان کا دل محبت اور اخلاص سے بھرا ہوا ہے اور وہ ہر وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش رکھتے ہیں۔ ایسا ہی اور بہت سے عزیز دوست ہیں اور سب اپنے اپنے ایمان اور معرفت کے موافق اخلاص اور جوشِ محبت سے لبریز ہیں۔ جب تک ایمان قوی نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔ اگرچہ مَیں جانتا ہوں کہ اعمال کی توفیق رفتہ رفتہ ملتی ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک ایمان قوی نہ ہو کچھ نہیں ہوتا جس قدر ایمان قوی ہوتا ہے اُسی قدر اعمال میں بھی قوت آتی ہے یہاں تک کہ اگر یہ قوتِ ایمانی پورے طور پر نشوونما پا جاوے تو پھر ایسا مومن شہید کے مقام پر ہوتا ہے کیونکہ کوئی امر اس کے سدِّ راہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی عزیز جان تک دینے میں بھی تامّل اور دریغ نہ کرے گا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰)

ربوہ ۳۱ ماہ صلح (بروز جمعۃ المبارک)۔

آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ حقیقی فیض رساں دو ہی زندگیاں ہیں۔ ایک خدائے حیّ و قیوم کی زندگی جو دوسروں کو زندگی دینے والا اور ہر شئے کو قائم رکھنے والا ہے اور سرچشمہ ہے ہر خیر اور فیض کا۔ دوسری فیض رساں زندگی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ آپؐ کے ذریعہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات کا اس کی پوری شان کے ساتھ اور اس کی صفات کا حقیقی عرفان نصیب ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت وجلالتِ شان اس امر سے ظاہر ہے کہ آپؐ کے متعلق خدائے حیّ و قیوم نے فرمایا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو کائنات بھی پیدا نہ کی جاتی اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن ٹھہرایا۔ کائنات میں آپ کی رحمت کی کوئی حدود نہیں ہیں۔ زمان و مکان کے لحاظ سے پہلوں پر بھی آپؐ کے فیوض نازل ہوئے اور بعد میں آنے والوں پر بھی آپؐ کی پیروی اور اتباع کی برکت سے آپؐ کے فیوض کا سلسلہ جاری ہے۔ آپؐ کی فیض رسانی (باقی صفحہ ۸ پر)

جماعتِ احمدیّہ کی ۵۶ ویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلسِ مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء (مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ امان ۱۳۵۴ ہش) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ہے۔ تجاویز حسبِ قواعد جماعتوں کے اجلاسِ عام میں پیش ہو کر اور کثرتِ رائے سے پاس ہو کر آنی چاہئیں۔

محبوب عالم خالد
سیکرٹری مجلس مشاورت

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

خطبہ جمعہ

نجات اُس ابدی خوشحالی کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بعد اُس سے ذاتی تعلق کی بناء پر انسان کو حاصل ہوتی ہے

اسی نجات کا حسین تصوّر اسلام نے پیش کیا ہے اور اس کے حصول کے ذرائع بھی بیان کئے ہیں

اسلام سے قبل انسانوں کی استعداد کے مطابق نجات کے سامان پیدا کئے گئے لیکن اس کے نزول کے بعد دُنیا نے رحمتی وسعت کُلّ شیء کا نظارہ دیکھا

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ اپنے فضل اور رحمت سے ہم سب کو اس کامل معرفت سے حصّہ کاملہ عطا فرمائے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ فتح ۱۳۵۳ ہش مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۷۴ء ۔ بمقام جلسہ گاہ ۔ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم محمد یوسف صاحب سلیم ایم۔اے انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ

تشہّد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسان کی طرف یُوں تو ہزاروں بلکہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ پیغمبر، نبی اور رسول آئے جنہوں نے اپنے اپنے وقت کے تقاضوں کو پُورا کیا اور مُلک مُلک کے حالات کے مطابق وقت وقت کی انسانی استعداد کے مدّ نظر انسان کے لئے

خوشحالی کے سامان

پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن یہ سب کچھ ان انبیاء پر ایمان کے بعد میسّر آیا اور اب بعثت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ایمان کا لفظ اِس جگہ مَیں بطور اسم استعمال کر رہا ہوں۔ بطور مصدر استعمال نہیں کر رہا۔ مفردات امام راغبؒ میں لکھا ہے کہ عربی زبان میں ایمان کا لفظ جب بطور اسم استعمال ہو تو اس کے معنے ہیں وہ شریعت جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ گویا ایمان، شریعت محمدیّہ کا دُوسرا نام ہے۔ اِس کامل اور مکمّل اور ابدی شریعت کے بعد جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے نجات کا تعلق "ایمان" سے وابستہ ہے۔ پہلی شریعتیں منسُوخ ہوگئیں کیونکہ اِس کامل شریعت اور مکمل ہدایت کے بعد انسان کے لئے پہلی ہدایتوں کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب نجات ایمان سے، شریعت محمدیہ سے وابستہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ نجات کہتے کسے ہیں؟ جہاں تک پہلے مذاہب کا تعلق ہے، اُن کی شریعتیں محرّف و مبدّل ہوگئیں، انسانی ہاتھ نے اُن میں ملاوٹ کردی۔ چنانچہ ان مذاہب کے ہر پہلو پر اس تحریف کا اثر پڑا مثلاً ایک مذہب نے یہ کہا کہ نجات وابستہ ہے حضرت مسیح علیہ السلام کے کفّارہ پر ایمان لانے کے ساتھ۔ حالانکہ وہ وحی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اور وہ شریعت جس کے قیام کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے یعنی شریعت موسویہ، اس میں تو کہیں بھی نجات کو مسیح علیہ السلام کی صلیب کے ساتھ وابستہ نہیں سمجھا گیا تھا لیکن چونکہ انسانی ہاتھ نے تبدیلیاں کردیں اور غلط باتیں بیچ میں ملادیں اس لئے اس

ملاوٹ اور تحریف کا نتیجہ

یہ بھی نکلا کہ نجات کو مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کے ساتھ وابستہ کردیا گیا لیکن نجات کے معنے اُن کی نظر سے اوجھل ہیں اور نجات کی حقیقت سے انہیں آگاہی نہیں۔ ہم نے عیسائی لٹریچر کا بڑا مطالعہ کیا ہے۔ ہم اِس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وہ اس بات کو سمجھتے ہی نہیں کہ نجات ہے کس چیز کا نام۔ مگر یہ صرف شریعت محمدیہ کا کمال ہے کہ نجات کی تعریف بھی ہمیں ایمان نے سکھائی۔ نجات کے معنے بھی ہمیں شریعت محمدیہ نے سکھائے اور نجات کے حصول کے ذرائع بھی ہمیں شریعت محمدیہ نے بتائے۔ چنانچہ شریعت محمدیہ کی رُو سے نجات کے معنے ہیں وہ خوشحالی جس کا تعلق ابدی مسرّت کے ساتھ ہوتا ہے۔ گویا نجات کے معنے انسان کی وہ خوشحالی اور وہ لذت اور وہ سرور ہے جو اس کی تمام قوتوں کی سیری کے بعد اُسے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کے مادّی اور جسمانی حقوق قائم کئے ہیں وہاں اُس نے انسان کے ذہنی اور علمی حقوق بھی قائم کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ذہنی قوتیں عطا کیں اور اُن کی سیری کے سامان پیدا کئے۔ اُن کی کمال نشوونما کے سامان پیدا کئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو

اخلاقی طاقتیں اور استعدادیں

عطا کیں اور ان کی سیری اور کامل نشوونما کے سامان پیدا کئے۔ شریعت محمدیہ نے اس کی طرف بھی راہنمائی کی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو [illegible] قسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طاقتیں اور قوتیں دیں اور وہ روحانی طاقتیں اور قوتیں ہیں۔ روحانی طاقتوں اور قوتوں کی سیری اور کمال نشوونما کے لئے اللہ تعالیٰ نے سامان پیدا کئے اور شریعت محمدیہ نے وہ راہیں بتائیں جن پر چل کر انسان دنیوی خوشحالی اور ابدی لذتیں اور سرور بھی حاصل کر سکتا ہے۔ نہ صرف روحانی سرور بلکہ بقیہ طاقتوں سے تعلق رکھنے والی اور بقیہ استعدادوں سے وابستہ جو خوشحالیاں اور جائز لذتیں اور سرور ہیں اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ میرے بندے ان کو حاصل کریں، ان کی طرف بھی اسلام نے رہنمائی کی اور اُن کے حصول کے لئے وسیع سامان بھی پیدا کئے۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے جس کو مختصر طور پر یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ انسان کی ابدی خوشحالی کا تعلق

اللہ تعالیٰ کی معرفت

کے ساتھ ہے جب انسان کو اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو جاتا ہے یعنی اُسے یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس قسم کی ہستی ہے اور وہ کن صفات کی مالک ہے قرآن کریم نے صفات الٰہیہ کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت اس کی مخلوق کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ اور کس طرح اُس کی وسیع رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے ہر حصّہ کے حقوق کی تعیین کرتا اور اُن کی حفاظت کرتا ہے اور کس طرح اُس نے انسان کے علاوہ اپنی مخلوق کو انسان کا خادم بنا رکھا ہے کس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمتیں انسان پر نازل ہوئیں اور کس طرح ان رحمتوں کے بعد انسان اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے آشنا ہوتا ہے کس طرح اس معرفت کے بعد انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور اس کی عظمت کو دیکھ کر انسان کا دل لرزاں و ترساں ہو کر اللہ کی طرف جھکتا ہے، اس خوف سے نہیں کہ وہ کوئی ڈراؤنی چیز ہے بلکہ اس خوف سے کہ اتنی عظمتوں والی ہستی اگر ناراض ہو گئی تو انسان کا باقی کچھ نہیں رہے گا۔ پس نجات کا تعلق اللہ تعالیٰ کی معرفت سے وابستہ ہے اور یہی معرفت ہے جس کے نتیجہ میں محبت اور خشیت پیدا ہوتی ہے اور

اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق

پیدا ہوتا ہے۔ اس زندہ تعلق کے نتیجہ میں انسان کو اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی اتنی خوشیاں مل جاتی ہیں کہ اُسے کسی اور چیز کی کوئی احتیاج باقی نہیں رہتی اور نہ کسی چیز کی کمی کا کوئی احساس باقی رہتا ہے

پس اسلام نے نجات کے حقیقی معنوں کو کھول کر بیان کیا اور بتایا کہ انسان کو حقیقی خوشی اور خوشحالی۔ ابدی لذتیں اور سرور اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نتیجہ میں ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت کے نتیجہ میں خشیت اللہ اور محبت الٰہیہ پیدا ہوتی ہے محبت خود ایک بڑا سرور ہے۔ جو لوگ روحانی محبت کا تجربہ رکھتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ اس میں کتنا عظیم سرور ہے۔ اس کے مقابلہ میں مادی دنیا سے جو لذتیں تعلق رکھتی ہیں، وہ کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتیں مثلاً پسندیدہ کھانا ہو۔ بھوک لگی ہوئی ہو انسان کی طاقتیں فعّال ہونے کی وجہ سے مزید طاقتوں کا حصول چاہتی ہوں اور وہ شوق سے کھانا کھا رہا ہو تو یہ بھی ایک لذت ہے لیکن وہ لذت جو خدا تعالیٰ کے پیار سے انسان حاصل کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں دنیوی کھانے پینے کی لذت کوئی چیز ہی نہیں۔

غرض نجات اس خوشحالی کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بعد

خشیت اللہ اور محبت الٰہیہ

کے پیدا ہونے کے نتیجہ میں اور خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق کی بناء پر انسان کو حاصل ہوتی ہے اسی خوشحالی اور رضائے الٰہی کو ہم جنت کہتے ہیں۔ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انسان کے لئے اس دنیا میں بھی جنت کے سامان پیدا کئے گئے ہیں اور مرنے کے بعد یعنی اس دنیا سے دوسری دنیا کی طرف منتقل ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنی رضا کی جنتوں میں انہیں داخل کرے گا۔ یہی حقیقی نجات ہے۔ اب یہ بات کہ خدا تعالیٰ کا پیار انسان کو حاصل ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں ہر قسم کی خوشحالی کے سامان پیدا ہو جائیں۔ یہ کسی اور کے مجاز اور قربانی کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی۔ یہ خود انسان کے اپنے عمل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے کہ وہ خدا کی راہ میں انتہائی کوشش کرے۔ خدا کے سوا کسی اور کی طرف ذرہ بھر میلان نہ ہو۔ دل میں غیر اللہ کے ہر نقش اور ہر دُوئی کو مٹا کر خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک سچا اور زندہ تعلق قائم کرے۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کے نتیجہ میں جو خوشحالی پیدا ہوتی ہے، وہ اس دنیا میں بھی جنت کے سامان پیدا کر دیتی ہے اور اُخروی جنتوں کا بھی انسان کو وارث بنا دیتی ہے۔ یہ ہے وہ

حقیقی نجات اور اس کا حسین تصوّر

جو اسلام نے پیش کیا ہے یہی وہ نجات ہے جس کے حصول کے ذرائع اسلام نے بیان کئے ہیں اور یہی وہ نجات ہے جس کی حقانیت کی خدا تعالیٰ کے کروڑوں محبوب بندوں نے پچھلے چودہ سو سال میں گواہی دی۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو انہوں نے حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی اس شیریں آواز کو انہوں نے سُنا جس کے مقابلہ میں دنیا کی ہر آواز بھدّی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حُسن کے جلوے دیکھے تو انسان کو معلوم ہوا کہ حُسن کا اصل سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر ہمیں اور کہیں خوبصورتی نظر آتی ہے مثلاً گلاب کے پھول میں یا مثلاً برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑیوں کی چوٹیوں کی طرف ہم دیکھتے ہیں تو وہاں خوبصورتی نظر آتی ہے یہ ساری چیزیں تو دنیا میں پر تو ایک ہلکا سا جلوہ ہے خدا تعالیٰ کی صفات کا۔ حُسن کا اصل منبع اور سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ دنیا کی چیزیں جو ہماری خدمت میں لگی ہوئی ہیں اور کسی نہ کسی رنگ میں دنیا کی ساری مخلوقات انسان کی خدمت کر رہی ہیں۔ ان کا ہم پر احسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ایک طرف ان کو خادم بنایا۔ دوسری طرف ہمیں خدمت لینے کی طاقتیں عطا کیں اور تیسری طرف اس نے ہمیں یہ توفیق دی کہ ہم اپنی

طاقتوں کا صحیح استعمال

کر کے خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوقات سے خدمت لے سکیں۔

پس نجات کا مدار ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت پر۔ اس کے بغیر نجات حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کے سوا نجات کے حصول کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی شریعت کی یہی غرض ہے۔ یوں تو ہر مذہب کی یہی غرض ہوتی رہی ہے لیکن جیسا کہ میں ابھی بتا چکا ہوں اسلام سے پہلے کے مذاہب اپنے وقت اور زمانہ میں ایک خاص حلقہ میں اور انسانوں کی محدود بستیوں میں اس مقصد کو پورا کرتے رہے کیونکہ گذشتہ انبیاء علیہم السلام زمانی اور مکانی لحاظ سے محدود ذمہ داریاں لے کر آتے تھے۔ انسان نے بہت سی ترقی کی منازل طے کر کے اپنی استعدادوں کو جلا دینی تھی۔ پس انسانوں کی استعدادوں کے مطابق نجات کے سامان پیدا کئے گئے لیکن محمدی شریعت کے نزول کے بعد دنیا نے

"رحمتی وسعت کل شیء"

کا نظارہ دیکھا۔ شریعت محمدیہ کے فیضان کا دائرہ قیامت تک وسیع ہو گیا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنایا۔ آپ سے پہلے کسی اور نبی کا یہ کام نہیں تھا۔ اس سلسلہ میں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک چھوٹا سا اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"مذہب کی اصل غرض اُس سچے خدا کو پہچاننا ہے جس نے اس تمام عالم کو پیدا کیا اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہنچنا ہے جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کرنا ہے اور حقیقی پاکیزگی کا جامہ پہننا ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ غرض اس زمانہ میں بالائے طاق ہے اور اکثر لوگ دہریہ مذہب کی کسی شاخ کو اپنے ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی شناخت بہت کم ہو گئی ہے اسی وجہ سے زمین پر دن بدن گناہ کرنے کی دلیری بڑھتی جاتی ہے کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ جس چیز کی شناخت نہ ہو اس کا قدر دل میں ہوتا ہے اور نہ اس کی محبت ہوتی ہے اور نہ اس کا خوف ہوتا ہے۔ تمام اقسام خوف و محبت اور قدردانی کے شناخت کے بعد ہوتے ہیں۔

پس اس سے ظاہر ہے کہ آج کل دنیا میں گناہ کی کثرت بوجہ کمیٔ معرفت ہے اور سچے مذہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں تا انسان گناہ سے رُک سکے اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پا کر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے۔ اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے۔ یہ سچی بات ہے کہ گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کے لئے ایک عظیم الشان مقصود ہے اور یہی وہ راحت حقیقی ہے جس کو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کر سکتے ہیں تمام خواہشیں جو خدا کی رضامندی کے مخالف ہیں دوزخ کی آگ ہیں اور ان خواہشوں کی پیروی میں عمر بسر کرنا ایک جہنمی زندگی ہے مگر اس جگہ سوال یہ ہے کہ اس جہنمی زندگی سے نجات کیونکر حاصل ہو؟ اس کے جواب میں جو علم خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ اس آتشخانہ سے نجات ایسی معرفت الٰہی پر موقوف ہے جو حقیقی اور کامل ہو کیونکہ نفسانی جذبات جو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں وہ ایک کامل درجہ کا سیلاب ہے جو ایمان کو تباہ کرنے کے لئے بڑے زور سے بہ رہا ہے اور کامل کا تدارک بجز کامل کے غیر ممکن ہے۔ پس اسی وجہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک کامل معرفت کی ضرورت ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۲۰ لیکچر لاہور صفحہ ۱۴۹)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے ہم سب کو اس کامل معرفت سے حصہ کاملہ عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ امام وقت کے پاس آنی چاہیئے

کسی صاحبِ نصاب فرد یا عہدہ دار جماعت کے لئے واجب نہیں ہے کہ وہ زکوٰۃ کی کوئی رقم یا اس کا کچھ حصہ از خود کسی جگہ خرچ کرے اگر کسی صاحب نصاب کے نزدیک اس کا کوئی غریب رشتہ دار یا کوئی اور مقامی شخص امداد دئے جانے کا مستحق ہو تو صاحب نصاب دوست کو چاہیئے کہ اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ ان میں تقسیم کرنے کے لئے حضور اقدس سے قبل از وقت منظوری حاصل کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ دینے والے یا زکوٰۃ جمع کرنے والے کا کوئی تصرف نہیں ہوتا۔ زکوٰۃ کی تقسیم کا حق صرف امام وقت کا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

کتاب تفہیمات ربانیہ کے متعلق اعلان

(۱) میری تصنیف تفہیمات ربانیہ طبع دوم بالکل نایاب ہو گئی ہے متعدد احباب کے خطوط اس کے لئے موصول ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی دوست یہ کتاب فروخت کرنا چاہیں تو مطلع فرمائیں کہ کس قیمت پر دے سکیں گے۔

(۲) اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن عنقریب طبع ہوگا۔ انشاء اللہ۔ قدرے اختصار کے لئے اور نئے اعتراضوں کے جوابات کو شامل کرنے کے لئے زیر نظر ہے اس کے لئے احباب کرام سے دعا اور تعاون کی درخواست ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمۃ للعالمینؐ کا دشمنوں سے سلوک

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد

(۳)

دشمنوں کے حقوق کی پاسداری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقوق العباد کی نگرانی میں دوست اور دشمن کی تمیز نہ فرماتے تھے آپ کے خلقِ عظیم میں یہ نہایت انوکھی بات نظر آتی ہے کہ آپ نے اپنے دشمنوں کے حقوق کی بھی اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر پاسداری فرمائی۔ چنانچہ دعویٰ نبوت کے بعد جب آپ کی مخالفت زوروں پر تھی اور مکہ میں کھلے بندوں پھرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خطرے کا موجب تھا ایک بیرونی شخص جس نے ابوجہل سے کچھ روپیہ لینا تھا مگر وہ اسے دیتا نہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ حلف الفضول میں شامل رہ چکے ہیں۔ آپ نے مظلوموں کی مدد کی قسم کھائی تھی۔ میرا کچھ روپیہ ابوجہل نے دینا ہے۔ آپ اس کے پاس چلیں اور یہ روپیہ دلا دیں۔

ابوجہل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شدید ترین دشمن تھا۔ اور ہوسکتا تھا کہ وہ آپ کو نقصان پہنچائے آپ فوراً اُٹھے اور اس کے ساتھ ابوجہل کے مکان پر جا پہنچے اور دستک دی۔ وہ باہر نکلا۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے اس شخص کا کچھ روپیہ دینا ہے۔ وہ فوراً ادا کرو۔ ابوجہل نے بلاچون وچرا وہ روپیہ لاکر اُس شخص کے حوالے کر دیا۔

یہ بات جنگل کی آگ کی طرح مکہ میں پھیل گئی۔ لوگ حیران ہوگئے کہ ایک مظلوم شخص کے حق دلانے کے لئے انتہائی خطرات کی پرواہ کئے بغیر آپ دشمن کے گھر چلے گئے۔ دشمن حق کے رعب سے ایسا مرعوب ہوا کہ اُس کی شرارت کی روح کچلی گئی اور وہ مظلوم کا حق دینے پر تیار ہوگیا۔

دشمن کی تکلیف سے دکھ

ایک دفعہ ایک یہودی کی نعش جارہی تھی۔ آپ اُسے دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور غم کے آثار آپ کے چہرۂ منور پر ظاہر ہوگئے۔ صحابہ کرامؓ کو اس بات پر تعجب ہوا اور کہا

یارسول اللہ یہ تو ایک یہودی کی نعش ہے فرمایا:۔

”اس میں بھی ہمارے خدا کی پیدا کی ہوئی جان تھی“

گویا دشمن کی تکلیف کے خیال سے بھی آپ کا دل رنج سے بھر جاتا تھا۔ آپ کسی کا دکھ نہ دیکھ سکتے تھے

بدزبان دشمن سے سلوک

جنگِ بدر کے قیدیوں میں سہیل بن عمرو بھی جو رؤسائے قریش میں سے تھا اور نہایت فصیح و بلیغ خطیب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لیکچر دیتا رہتا تھا۔ جب وہ بدر میں قید ہوا تو حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! سہیل بن عمرو کے اگلے دانت نکلوا دیئے جاویں تاکہ وہ آپ کے خلاف زہر نہ پھیلا سکے آپ نے اس کو بہت ناپسند فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا عمر! تمہیں کیا معلوم ہے کہ خدا آئندہ اسے ایسے مقام پر کھڑا کرے جو قابلِ تعریف ہو۔

چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر سہیل مسلمان ہوگیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافتِ ابوبکرؓ میں متزلزل لوگوں کو بچانے کے لئے اسلام کی تائید میں نہایت پُر اثر خطبے دیئے جس سے بہت سے ڈگمگاتے ہوئے لوگ بچ گئے۔

(اصابہ واسد الغابہ حالات سہیل ابن عمرو)

دشمن کو مذہبی آزادی

اسلام مذہبی آزادی کا علمبردار ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔

(سورۃ البقرہ)

دین کے بارے میں کسی پر کوئی دباؤ نہیں۔ ہدایت اور گمراہی کو صاف اور الگ الگ واضح کر دیا گیا ہے۔ اس آیت کی تعمیل میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیشہ حریتِ ضمیر کی حفاظت فرمائی اور ہمیشہ مخالفین سے عجیب حسنِ رواداری کا سلوک کیا اور تبدیلیٔ عقیدہ کی بابت کسی پر کبھی دباؤ نہیں ڈالا۔ چنانچہ بطور مثال دشمنِ اسلام ابوجہل کے فرزند حضرت عکرمہؓ کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ جب مکہ فتح ہوا تو عکرمہ اُس بُغض کی وجہ سے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے تھا مکہ چھوڑ کر چلا گیا اور اُس نے کہا کہ میں اس ملک میں نہیں رہتا جس میں ایسا شخص موجود ہے اس کے مظالم کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ اُسے معافی نہیں دی جاسکتی۔ وہ جہاں مل جائے اُن سے قتل کر دیا جائے لیکن اس کی بیوی نے جو مسلمان ہو چکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکے لئے عفو طلب کیا ہوئی۔ آپ نے فرمایا ہم نے عکرمہ کو معاف کر دیا وہ اپنے خاوند کے پاس پہنچی اور اس سے کہا تم مکہ واپس چلو۔ میں نے تمہارے لئے معافی کی منظوری لے لی ہے چنانچہ عکرمہؓ رسولِ خدا کے پاس آئے اور معافی کی تصدیق چاہی آپ نے فرمایا کہ وہ سچ کہتی ہے۔ عکرمہ نے عرض کیا کہ میں کافر ہونے کی حالت میں مکہ میں رہ سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں تم رہ سکتے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معافی اس رنگ میں دی کہ خواہ وہ اسلام نہ لائے اُسے مکہ میں آزادانہ رنگ میں رہنے کی اجازت ہوگی عکرمہؓ کے دل میں یا تو اتنا بُغض تھا کہ وہ اس ملک میں رہنا نہیں چاہتا تھا یا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ عفو میں آکر اتنا تغیر ان کے دل میں پیدا ہوا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور پھر اسلام پر سو جان سے فدا ہوئے اور قربانی و ایثار کا بے نظیر نمونہ دکھایا۔

عکرمہؓ کی آمد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ فرطِ مسرت سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:۔

مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

یعنی اے ہجرت کرنے والے سوار تمہارا آنا مبارک ہو۔

(مشکوٰۃ کتاب الادب بحوالہ ترمذی)

۲۔ نصاریٰ کا وفد جب نجران سے مدینہ حاضر ہوا تو آپ نے اس کی مہمان داری کی مسجد نبوی میں اُن کو جگہ دی بلکہ ان کو اپنے طریق پر مسجد میں نماز پڑھنے کی بھی اجازت دے دی اور جب عام مسلمانوں نے اُن کو اس کام سے روکنا چاہا۔ تو آپ نے منع فرمایا۔ (زاد المعاد)

اس سلوک سے واضح ہے کہ آپ غیر مذاہب والوں سے رواداری برتتے تھے دنیا پر رحمۃ للعالمین کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے حریتِ ضمیر کو قائم فرمایا!

مفتوح دشمن کے جذبات کی پاسداری

دنیا میں یہ طریق ہے کہ جن لوگوں سے جنگ ہوتی ہے ان کے احساسات کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اور مفتوح اقوام کو ہر طرح دبانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان یہ تھی کہ مکہ والوں نے آپ پر کس قدر ظلم کئے تھے متواتر سو سال تک مکہ والے آپ پر اور آپ کے ماننے والوں پر مظالم کرتے رہے۔ عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر ہلاک کیا گیا۔ صحابہؓ کرام کو رسیوں سے باندھ کر انہیں تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا گیا۔ بعض کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ بعض کی آنکھیں نکال دی گئیں اور یہاں تک ظلم کئے گئے کہ آخر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو وطن چھوڑنا پڑا اور جب مدینہ تشریف لے گئے وہاں بھی دشمنوں نے آپ کو چین نہ لینے دیا مگر جب ایسے دشمنوں پر آپ نے قابو پایا اور آپ کے ساتھ دس ہزار قدوسیوں کا لشکر تھا جو مکہ میں داخل ہو رہا تھا تو مکہ کے قریب پہنچ کر فوج کے ایک حصہ کے کمانڈر کی زبان سے نکل گیا کہ آج مکہؓ والوں کی خیر نہیں آج ہم ان کے ظلموں کا اُن سے انتقام لیں گے اس پر ابوسفیان نے آگے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس کمانڈر نے ہمارا دل دکھایا ہے۔ رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کمانڈر کو اسی وقت بلوایا اور فرمایا تمہیں معزول کیا جاتا ہے کیونکہ تم نے کفار مکہ کے احساسات کا خیال نہیں رکھا۔ دیکھو ایک ایسے سردار کے کہنے پر جو ساری عمر مسلمانوں سے لڑتا رہا تھا اور ہمیشہ اس نے ان پر ظلم ڈھائے تھے آپ نے ایک اسلامی کمانڈر کو معزول کر دیا۔ کیا دنیا کی تمام جنگوں کی تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ کہ کمانڈر مجبور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائٹک اور لائنس نائٹک کی مثال بھی نہیں پیش کی جا سکتی کہ اسے اس نے سزا دی گئی ہو کہ اس نے میدانِ جنگ میں کھڑے ہو کر کہا کہ آج ہم دشمن کی خبر لیں گے اور اسے اپنے کئے کا مزہ چکھائیں گے۔

پس دشمن کے جذبات و احساسات کی پاسداری بتاتی ہے کہ آپ دشمنوں کے لئے بھی رؤف تھے۔

غدار دشمن سے سلوک

بنو قریظہ نے جو اوس قبیلہ کے حلیف تھے جنگ خندق میں مسلمانوں سے غداری کی اور دشمنوں کے اکسانے پر مدینہ کے عقب سے مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہا لیکن خدا تعالیٰ کی متواتر نصرتوں سے بیس دن کے بعد عرب کی اکٹھی فوجوں یعنی (احزاب) کو شکست ہوئی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے پاس حضرت علیؓ کو بھیجا تاکہ وہ اُن سے پوچھیں کہ انہوں نے معاہدہ کے خلاف غداری کیوں کی۔ بجائے اس کے کہ وہ شرمندہ ہوتے یا معذرت کرتے اور معافی مانگتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ جس کی بناء پر اُن کا محاصرہ کیا گیا اور وہ قلعہ بند ہو گئے لیکن یہود کو جلد محسوس ہو گیا کہ وہ لمبا مقابلہ نہیں کر سکتے بالآخر انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ سعدؓ بن معاذ جو اوس قبیلہ کے سردار تھے وہ جو فیصلہ کریں ہم اسے مانیں گے۔ چنانچہ انہوں نے تورات کتاب استثناء باب بیس آیت دس تا اٹھارہ (۱۰ تا ۱۸) کے ماتحت ان کی سزا تجویز کی چنانچہ اس کے مطابق عمل درآمد کیا گیا۔ اگر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ مانتے تو اُن کو زیادہ سے زیادہ جلا وطنی کی سزا دی جاتی اور اُن کی جانیں بچ جاتیں رحمۃ للعالمین سے بے اعتنائی قضا بن کر آئی۔

مفتوح دشمن سے سلوک

فتح مکہ دنیا میں مفتوح اقوام کو جنگ کے بعد ہر طرح دبانے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی غداری کی وجہ سے حملہ آور ہوئے اور ان دشمنوں سے مقابلہ کے لئے نکلے جنہوں نے حلیف بنو خزاعہ پر حملہ کیا تھا۔ پھر یہ وہ دشمن تھے جنہوں نے قریباً اکیس سال تک مسلمانوں پر ظلم ڈھائے جنہوں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مکی زندگی کے تیرہ سال میں ہر لحظہ مارنے اور ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور اس کے بعد سات سال تک دو سو میل دور جا کر آپ کی تباہی کی کوشش کرتے رہے تھے مگر ان تمام مظالم کے باوجود جب آپ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے عفو و کرم کا وہ نمونہ دکھایا جس کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔ آپ نے مکہ والوں کو جمع کر کے پوچھا کہ بتاؤ تمہارے ساتھ اب کیا سلوک کیا جائے۔ اگر اس وقت ان کے جسموں کا قیمہ بھی کر دیا جاتا تو وہ ان کے جرموں کے مقابلہ میں کافی سزا نہ تھی مگر جب انہوں نے کہا کہ ہم سے وہی سلوک کیا جائے جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا تو آپ نے فرمایا

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

جاؤ تمہیں معاف کیا جاتا ہے اور تمہیں کوئی ملامت نہیں کی جاتی۔

اس میں شبہ نہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے ان کے اپنے بھائی کھڑے تھے جن کو آپ نے لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کا پیغام سنایا مگر وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے آپ کے عزیزوں اور بھائیوں کے قاتل تھے۔ حضرت حمزہؓ کو قتل کرنے والے کون لوگ تھے؟ حضرت خدیجہؓ کی وفات کا باعث کون لوگ تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی بیٹی کو مارنے والے کون لوگ تھے جب کہ وہ حاملہ تھیں اور حملہ کرنے والے اس خیال سے کہ مکہ میں لوگ انہیں اسلام کی عداوت کی وجہ سے تنگ کرتے ہیں مدینہ روانہ کر دیا تھا۔ مگر کفار نے راستہ میں انہیں سواری سے گرا دیا جس سے اسقاط ہو گیا اور اسی وجہ سے بعد میں وہ وفات پا گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو جذبات تھے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے نہ تھے سوائے اس کے کہ ان کے بھائیوں نے انہیں وطن سے نکال دیا لیکن یہاں تو یہ حالت تھی کہ ابو طالب کی روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہی تھی یہ لوگ میرے قاتل ہیں جس نے سالہا سال تیری خاطر اپنی قوم کا مقابلہ کیا۔ پھر وہ سینکڑوں صحابہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بچوں سے زیادہ عزیز تھے انہیں دکھ دے دے کر مارا گیا ان کی روحیں اس وقت عالم خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھیں کہ یہ لوگ ہمارے قاتل ہیں ان سے ہمارا انتقام لیا جائے مگر باوجود ان سب جذبات کے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کہا کہ جاؤ آج تم سے کوئی باز پرس نہیں کی جائے گی۔ یہ وہ خاتمہ ہے جو اس عظیم الشان جنگ کا ہوا جو آپ کے اور آپ کے دشمنوں کے درمیان قریباً بیس برس تک جاری رہی۔ پس جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے ان حقائق پر غور کرے گا وہ یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں اپنے دشمنوں سے نیک سلوک کرنے والا اور کوئی نہیں گزرا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

تعلیم یافتہ احباب اور علم قرآن کا حصول

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کا فرمان

"میرے نزدیک ایسے لوگ جو کہ تعلیم یافتہ ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر ہیں۔ وکیل ہیں بیرسٹر ہیں۔ انجینئر ہیں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مجرم ہیں کیونکہ وہ اگر قرآن کریم پڑھنا چاہتے تو نہایت آسانی سے اور بہت جلدی پڑھ سکتے تھے۔ بس ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہیں .... ایسے لوگوں سے خدا تعالیٰ کہے گا کہ تمہیں دنیوی علوم کے لئے تو وقت اور حافظہ مل گیا۔ لیکن میرے کلام کو سیکھنے کے لئے نہ تمہارے پاس وقت تھا اور نہ ہی تمہارے پاس حافظہ تھا۔" (الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء)

تعلیم یافتہ احباب خود اپنا محاسبہ کریں اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں علم قرآن عطا فرمایا ہے تو وہ اپنے اہل و عیال کو بھی اس نعمت سے بہرہ ور کرتے رہیں۔ جزاھم اللہ خیرا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

خدام الاحمدیہ اور تحریک جدید

قبل ازیں ایک مجلس کی اس کوشش کا ذکر ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں سو فی صد خدام کو شامل کیا گیا اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ کے قائد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب مطلع فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے تمام خدام کی مکمل فہرست وعدہ جات تحریک جدید دارسال خدمت ہے"۔

اللہ تعالیٰ اس مجلس کے جملہ اراکین کو حسناتِ دارین سے نوازے اور دیگر مجالس کو بھی اسکی توفیق سعید بخشے آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہفتہ وصولی

جملہ قائدین و دیگر عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۵ فروری تا ۱۲ فروری ہفتہ وصولی منانے کا اہتمام فرما دیں اور تدریجی بجٹ کے لحاظ سے بقایا جات مکمل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

عزیزم مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب جو ایک حادثہ کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں مطلع فرماتے ہیں:۔

"اب میں بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہت بہتر ہوں اور دن بدن رو بصحت ہو رہا ہوں ...... بندہ کو دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے کلی صحت عطا فرمائے اور مجھے جو جذبہ احمدیت کی خدمت کرنے کا ہے اسے جاری کر سکوں"۔ جملہ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

(شبیر احمد وکیل المال اول)

۲۔ خاکسار اپنے اور اپنے بچوں کے لئے نیک حزا ہشات اور متقی و پرہیزگار اور نیک ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

(نیاز قطب احمد بٹ پشاور)

۳۔ پسرم ملک محمد عبد اللطیف خان لیفٹیننٹ پاکستان نیوی بفضل تعالیٰ جنوری ۱۹۷۵ء میں کورس کے لئے انگلستان جا رہے ہیں احباب سے کامیابی و واپسی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک محمد شریف راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۔/۲۰ روپے **نورِ نظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس ۔/۳۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون ۵۳۸

ھُوَ الشَّافِی

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں!
ان کی قدر کیجئے

اگر پائیوریا (ماسخورہ) کی تکلیف ہو۔ تو "پائیوریا کیور"۔ اور اگر کیریز (گھن) کی تکلیف ہو۔ تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔

فی کورس ۔/۱۰ روپے۔ وی پی ۔/۱۱٫۷۰ روپے۔

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر
مفت حاصل کریں

کیمیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ فون ۵۲۶۲۳
شاہراہ قائدِ اعظم ۔ لاہور

پیٹ میں چھری مار کر اپھارہ والے جانور کی گیس نکالنا خطرناک علاج ہے۔ شفتل، برسیم سے ہونے والا اپھارہ صرف ایک روپیہ کے **اکسیر اپھارہ** کے پیکٹ سے منٹوں میں ختم نہ ہو تو قیمت واپس۔

درجن یا زیادہ پر ۱/۴ کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔

حیوانات کے نسخوں کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کا سامان سائنس و اجنبی نمونوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۱۲۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریکِ جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی
پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ چندہ ۔/۵ روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵ نیو مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور

فون ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں!

جانوروں کا مہلک اپھارہ
دوائے اپھارہ کے ایک پیکٹ
سے غائب۔ فی پیکٹ ۵۰ پیسے۔

درجن ۔/۴ روپے دو درجن پر
ڈاک خرچ معاف۔

سٹاکسٹ ناصر دین میڈیکل ہال
گول بازار۔ ربوہ۔

جان لیوا اپھارہ سے جانوروں کو فوری طور پر بچانے کے لئے

شفائے اپھارہ

کاشتکار اپنے پاس ضرور رکھیں، ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب کرنے کی پوری گارنٹی۔
قیمت فی پیکٹ ۔/۷۵ درجن ۔/۶ روپے
دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت۔

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

حبّ جواہر مہرہ

مفرّح قلب۔ مقوّی قلب۔
اختلاجِ قلب۔ گھبراہٹ۔ ضعف، غشی، ضعفِ دماغ اور عام جسمانی کمزوری میں مفید ہیں۔
قیمت ساٹھ گولیاں ۲۵ روپے

حبّ اکسیر البدن

مقوی اعصاب۔ مقوی معدہ۔ جوڑوں کے درد ہر قسم کی اعصابی و جسمانی کمزوری اور کثرتِ پیشاب میں مفید ہیں۔ بھوک بڑھاتی ہیں۔ غذا کو جزوِ بدن بننے میں مدد دیتی ہیں۔ قیمت ۔/۱۰ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

خالص سونے وچاندی کے زیورات جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے

فینسی گولڈ سمتھ

کو یاد رکھیں! نیز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور زیورات کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

چوہدری لطیف احمد زاہد راجپوت۔ گول بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے! (مینیجر)

زرعی اراضی برائے فروخت!

دو مربع زمین ۱۵ ایکڑ فی مربع واقع چک نمبر 2 T.D.A (چک احمدیاں) تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ پختہ سڑک سے ایک میل کے فاصلے پر، زمین آباد ہے۔ پانی نہر بارہ ماہ میسر ہے۔ قیمت فروخت نوّے ہزار روپیہ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد حجی ۱۰۔ سول لائنز میو روڈ راولپنڈی

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان ربوہ**

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

چندہ سالانہ ۔/۱۰ روپے۔

(مینیجر)

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس چوبیس روپے **اکسیر اولادِ نرینہ** اولادِ نرینہ کیلئے قیمت ۲۵ روپے **زدجام عشق** طاقت کی دوا قیمت چالیس روپے **ناصر دواخانہ ربوہ** فون ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استغفار انسان کی تمام مشکلات کے حل کے لئے بطور کلید ہے

مگر استغفار بھی اُس وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ استغفار کے معنے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"استغفار کیا ہے؟ پچھلی کمزوریوں کو جو خواہ عمداً ہوں یا سہواً غرض مَا قَدَّمَ وَمَا اَخَّرَ جو کرنے کا کام آگے کیا اور جو نیک کام کرنے سے رہ گیا ہے اپنی تمام کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی ساری نارضامندیوں کو مَا اَعْلَمُ وَمَا لَا اَعْلَمُ کے نیچے رکھ کر اور آئندہ کے لئے غلط کاریوں کے بدنتائج اور بداثر سے محفوظ رکھ کر، آئندہ کے لئے ان بدیوں کے جوش سے محفوظ فرما۔ یہ ہیں مختصر معنے استغفار کے۔

پھر ایک اور بات بھی قابلِ غور ہے۔ حضرت امامؑ نے اس زمانہ کو امن کے لحاظ سے نوحؑ کا زمانہ کہا ہے۔ حضرت نوحؑ نے جب اپنی قوم کو وعظ کیا اور خدا تعالیٰ کا پیغام اُسے پہنچایا تو کیا کہا؟

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ٥ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ٥ وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا ٥

استغفار کے برکات اور نتائج ان آیات میں حضرت نوح علیہ السلام نے انسانی ضروریات کی جہت سے بیان فرمائے ہیں۔ غور کر کے دیکھ لو کیا انسان کو انہیں چیزوں کی ضرورت دنیا میں نہیں ہے؟ پھر ان کے حصول کا علاج استغفار ہے۔

امن کے زمانہ میں چیزوں میں گرانی ہوتی ہے اور یہ امن کے لئے لازمی امر ہے نادان کہتا ہے ایک وقت روپیہ کا من بھر گیہوں ہوتا تھا اور پانچ سیر گھی۔ مگر وہ نہیں سمجھتا کہ وہ امن کا زمانہ تھا اِس لئے تبادلہ تجارت کے لئے لوگ گھر سے مال نکال نہ سکتے تھے۔ اور جب امن ہوتا ہے تو تبادلہ اشیاء کی وجہ سے اموال بڑھ جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی فضولیاں بھی بڑھتی ہیں۔ غرض استغفار ایسی چیز ہے جو انسان کی تمام مشکلات کے حل کے لئے بطور کلید ہے۔ اِس لئے خدا تعالیٰ کی حمد اور اس کی استعانت کے لئے استغفار کرو۔ مگر استغفار بھی اس وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ اِس لئے فرمایا تُؤْمِنُوْنَ بِہٖ اور ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ جمیع صفاتِ کاملہ سے موصوف اور تمام بدیوں سے منزّہ ہے۔ وہ اپنی ذات میں، اپنے صفات میں، اسماء اور محامد اور افعال میں وحدہٗ لاشریک ہے۔ وہ اپنی ذات میں یکتا، صفات میں بے ہمتا اور افعال میں لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اور بے نظیر ہے۔ اور اِس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنی رضامندی اور نارضامندی کی راہوں کو ظاہر کرتا رہا ہے اور ملائکہ کے ذریعہ اپنا کلام پاک اپنے نبیوں اور رسولوں کو پہنچاتا رہا ہے اور اس کی بھیجی ہوئی کتابوں میں آخری کتاب قرآن شریف ہے جس کا نام فضل، شفاء، رحمت اور نور ہے اور آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں اور اب کوئی نبی اور رسول آپؐ کے سوا نہیں ہو سکتا۔ اِس وقت بھی جو آیا وہ آپؐ کا غلام ہو کر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا یہ خلاصہ ہے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۲۸۹، ۲۹۰)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد امین صاحب سمبڑیالی دل کے دورہ کی بیماری کی وجہ سے ایک ماہ سے ملٹری ہسپتال سیالکوٹ میں داخل ہیں۔ قارئینِ کرام سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کا دروازہ ابتدائے آفرینش سے کھلا ہے، آج بھی اسی طرح کھلا ہے جیسے پہلے تھا اور قیامت تک کھلا رہے گا۔ اِسی لئے آپؐ ہی زندہ رسول ہیں اور آپؐ کی زندگی ہر جہت سے فیض رساں زندگی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے کائنات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مادی فیوض، روحانی فیوض اور علمی فیوض کا تفصیل سے ذکر کرنے اور ان کی کارفرمائی کو واضح کرنے کے بعد یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اصل میں دو ہی زندگیاں ہیں یعنی ایک خدائے حیّ و قیوم، خالق و مالک اور قادر و عزیز کی زندگی اور دوسرے رحمۃٌ للعالمین نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اِس لئے ضروری ہے کہ ہمارے دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز رہیں اور ہماری زبانیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود سے ہمیشہ تر رہیں:

غذا جزو بدن

بنانے والی دوا "پیور الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے اس سے ہر قسم کی کمزوری دُور ہو جاتی ہے۔ خون پیدا کرنے اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرنے کی نایاب دوا۔ قیمت ۔/۴ ڈاک سے ۔/۵

تیار کردہ شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پہلا مرحلہ ختم ہونے میں ایک ماہ باقی ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ھش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اِس تاریخ تک کُل وعدہ کا $\frac{1}{15}$ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرونِ پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری تصحیح

۲۹ جنوری ۱۹۷۵ء کے الفضل میں صفحہ ۵ پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کا ایک نوٹ بعنوان "محترمہ مرحومہ بیگم چوہدری دوست محمد خان مرحوم کا ذکرِ خیر" شائع ہوا ہے۔ اس کے کالم اوّل کی سطور ۳۱ تا ۳۵ کی عبارت سہوِ کتابت کی وجہ سے غلط شائع ہو گئی ہے۔ اصل عبارت یوں پڑھی جائے:۔

"چوہدری دوست محمد خان صاحب مرحوم سے مَیں نے براہِ راست بھی کئی مرتبہ گفتگو کی۔ وہ ایک شریف انسان تھے۔ وہ معاند غیر مبایعین کے رویہ سے نالاں رہتے تھے۔"

احباب اِس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

حبوب اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۴ روپے
دوائی فضل الٰہی — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس ۲۵ روپے
زوجام عشق — طاقت کی جنرل ٹانک — کورس ۳۵ روپے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ